رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یّشاء ۔ عسٰی ان یّبعثک ربّک مقاماً محموداً

اللّٰہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۵۰ ششماہی ۸ سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | ۲۷ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۵ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اگست ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو گلے کے درد کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی [illegible] کے لئے دُعا فرماتے رہیں ؛۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو گزشتہ شب سوزش پیشاب اور بواسیر کی بہت تکلیف رہی احباب دعائے صحت کریں ۔

مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کشمیر سے واپس آ گئے ہیں ؛۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے حافظ مبارک احمد صاحب شاہ مسکین بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ؛۔

مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ بیوہ نور محمد صاحب ساکن ننگل باغبانان متصل قادیان بعمر ۷۰ سال ۲ اگست فوت ہو گئیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اندھے دشمنوں نے کسی پاکباز کو اپنی نکتہ چینی سے مستثنیٰ نہیں رکھا ۔

جن عظیم الشان لوگوں کو بڑے بڑے عظیم الشان سرداریوں کے کام ملتے ہیں ۔ بعض اوقات خدا تعالےٰ سے علم پا کر خضر کی طرح ایسے کام بھی ان کو کرنے پڑتے ہیں ۔ جن سے ایک کوتہ بین شخص کی نظر میں وہ بعض اخلاقی حالتوں میں یا معاشرت کے طریقوں میں قابلِ ملامت ٹھہرتے ہیں [illegible] کی باتوں کی طرف دیکھ کر ہرگز بدظن نہیں ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ اندھے دشمنوں نے کسی نبی اور رسول کو اپنی نکتہ چینی سے مستثنیٰ نہیں رکھا مثلاً وہ موسےٰ مرد خدا جس کی نسبت توراۃ میں آیا ہے ۔ کہ وہ زمین کے تمام باشندوں سے زیادہ تر حلیم اور امین ہے ۔ مخالفوں نے ان پر یہ اعتراض کئے ہیں ۔ کہ گویا وہ نعوذ باللہ نہایت درجہ کا سنگ دل اور خونی انسان تھا ۔ جس کے حکم سے کئی لاکھ شیر خوار بچے قتل کئے گئے ۔ اور ایسا ہی کہتے ہیں ۔ کہ وہ نہ دیانت اور امانت سے حصہ رکھتا تھا ۔ اور نہ عہد کا پابند تھا ۔ کیونکہ اس کے ایماء سے بنی اسرائیل نے کئی لاکھ روپے کے سونے اور چاندی کے برتن اور قیمتی زیور بنی اسرائیل سے بطور مستعار لئے ۔ اور یہ عہد کیا کہ ہم ابھی چند روز کے بعد واپس آکر یہ تمام مال واپس دیدینگے مگر عہد کو توڑا ۔ اور مال بیگانہ ہضم کیا ۔ اور جھوٹ بولا ۔ اور کہتے ہیں ۔ کہ یہ موسےٰ کا گناہ تھا ۔ کیونکہ اسکے مشورہ اور علم سے ایسا کیا گیا ۔ اور اس نے اس حرکت پر بنی اسرائیل کو کچھ سرزنش نہیں کی ۔ بلکہ اسی مال سے وہ بھی کھاتا رہا ۔ ایسا ہی حضرت مسیح پر بھی ان کے دشمنوں [illegible] اعتراض کیا ہے ۔ کہ وہ [illegible] چنانچہ ایک بدکار عورت نے ایک نفیس عطر جو بدکاری کے مال سے خرید اگیا تھا ۔ ان کے سر پر ملا ۔ اور اپنے بالوں کو ان کے پیروں پر ملا ۔ اور ایک جوان اور فاحشہ عورت کا ان کے بدن کو چھونا اور حرام کا تیل ان کے سر پر ملنا ۔ اور ان کے اعضاء سے اپنے اعضا کو لگانا ۔ یہ ایک ایسا امر ہے ۔ جو ایک پرہیزگار اور متقی اس کا مرتکب نہیں ہوسکتا ۔ اور نیز مسیح کا اجازت دینا کہ تا اس کے شاگرد ایک غیر کے کھیت سے خوشے بلا اجازت مالک کھائیں ۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے ۔ کہ نعوذ باللہ مسیح کو امانت اور دیانت کی پروا نہ تھی ۔ یہ وہ اعتراض ہیں ۔ جو یہودیوں نے حضرت مسیح پر کئے ہیں اور یہودیوں کی ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کے سی ایس آئی یورپ کے سفر پر

اخبار ٹائمز آف انڈیا نے ۳۰ رجولائی کی اشاعت میں رائٹر کی حسب ذیل اطلاع شائع کی ہے۔

لنڈن ۲۹ رجولائی۔ اجلاس امروزہ کے بعد ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی مذاکرات کو اگست کے آخر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔ سر ظفر اللہ خانصاحب آج شب عازم ہالینڈ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ جرمنی۔ سوئیڈن۔ فن لینڈ۔ پولینڈ ہنگری۔ آسٹریا۔ زیکوسلاویکیا۔ اٹلی۔ سوئٹزرلینڈ۔ فرانس۔ اور بلجیم تشریف لے جائیں گے۔ تاکہ ان ممالک کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی تعلقات کے متعلق گفت وشنید کی جائے۔

دوسرے ارکان میں سے سر پرشوتم داس۔ ٹھاکر داس سیٹھ کستور بھائی۔ لال بھائی۔ او۔ جی۔ ڈی۔ برلا سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ جب ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تجارتی تعلقات کے متعلق گفت وشنید کا دوبارہ آغاز کیا جائے گا۔ اس وقت تمام امور کی تکمیل کے لئے ایک مہینہ اور درکار ہوگا

انجمن انصارِ خلافت کے ممبر بننے والوں کو اطلاع

دراصل ہر مبایع احمدی انجمن انصار خلافت کا ممبر ہے۔ لیکن عملاً اور تنظیماً انہی دوستوں کے نام اس انجمن کے رجسٹر میں درج ہوں گے۔ جو کم از کم ایک آنہ چندہ داخلہ ارسال فرمائیں گے۔ یہ چندہ صرف ایک مرتبہ ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں جو دوست مزید رقم عنائت فرمائیں گے وہ شکریہ سے قبول ہوگی۔ جو دوست طوعی طور پر ماہوار چندہ اپنے ذمہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی کا بہتر اجر دے گا۔ احباب جماعت کو اس سلسلہ میں پوری ... کی ضرورت ہے۔ جملہ رقوم اشتہارات اور ٹریکٹوں کی لاگت پر خرچ ہونگی۔ زیادہ بہتر ہے۔ کہ اس سلسلہ میں سب چندہ دفتر محاسب کی معرفت بھیجا جائے:۔

سکرٹری انجمن انصار خلافت قادیان

ضروری اعلان

مجھے ان احباب کے اسماء اور پتوں کی فوری ضرورت ہے جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہونے سے پیشتر غیر مبائعین یعنے لاہوری فریق میں شامل تھے۔ ایسے احباب خود یا ان کے جماعت کے سکرٹری صاحب فوراً اطلاع دیں:۔

ابوالعطاء جالندہری قادیان

اقرار و انکار

موںہہ رکھتے ہیں ہر چند کہ قبلہ کی طرف ہم
برگشتہ ہے دل اپنا مگر قبلہ نما سے

تسلیم نبوت بھی خلافت بھی مسلّم
جو وقت پہ موجود ہو۔ ہو اپنی بلا سے

اقرار ہے ہونیکا خدا کے ہمیں بیشک
انکار ہے گر ہم کو تو موجود خدا سے

"ہم مرد سپاہی ہیں ہمیں زر سے غرض ہے"
اتنا ہی تعلق ہے حیا اور وفا سے

غنچہ سے محبت ہے ہمیں گل سے بھی الفت
کینہ و کدورت ہے تو ہے بادِ صبا سے

مقولہ شاعر

جس گھر کے نمکخوار رہے شیخ و برہمن
حیرت ہے اسی گھر کے وہ ہوں خون کے پیاسے

پر یاد رکھیں ایسے موحد کہ یہ عقدے
کھل سکتے ہیں محمودؔ کے ہی ناخنِ پا سے

حسن رہتاسی

واپسی قرضہ چالیس ہزار

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء میں واپسی قرضہ کا قرعہ حسب ذیل احباب کے نام نکلا۔ اور کل ایک ہزار روپیہ ان کو ادا کر دیا گیا ہے۔

۱۔ بابو عبدالحمید صاحب اسسٹنٹ ملٹری فائننس ڈیپارٹمنٹ شملہ
۲۔ مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب اوورسیر جھنگ مگھیانہ
۳۔ مکرمہ عظمت سلطان صاحبہ اہلیہ بابو ممتاز علی صاحب بھاٹی دروازہ لاہور
۴۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب میڈیکل آفیسر کوٹ سارنگ ضلع اٹک

اس کے علاوہ ایک اور دوست کو جو سیالکوٹ چھاؤنی میں مقیم ہیں۔ جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں ایک سو روپیہ ادا کیا گیا:۔ ناظر بیت المال قادیان

ایک آریہ پرچارک پر فرد جرم لگ گیا

آریہ سماج کے پرچارک شانتی سروپ کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف جو مقدمہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں دائر ہے۔ اس میں ۳۰ رجولائی اور ۲ راگست کو مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندہری اور ایڈیٹر الفضل کی شہادتیں ہوئیں۔ ملزم پر فرد جرم لگ چکا ہے ... اراگست کی تاریخیں گواہان صفائی پیش کرنے کے لئے مقرر ہوئی ہیں:۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا۔ (۱) میرے چچا اخوند محمد اکبر خان صاحب ایچ۔ ڈی سی منٹگمری سخت بیمار ہیں۔ اور حد درجہ کمزور اور لاغر ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی شفا عاجلہ وکاملہ کے لئے دردمندانہ دعا فرمائیں۔ خاکسار اخوند محمد عبدالقادر سکرٹری تبلیغ ملتان۔ (۲) مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مولوی فاضل کا چھوٹا بچہ بشارت اللہ بیمار ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد امین قادیان

ولادت۔ خاکسار کے ہاں ۲۲ جولائی لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آصفہ بیگم نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کو درازی عمر دے کر نیک صفات کا حامل بنائے۔ خاکسار محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر فیروزپور چھاؤنی

دعائے نعم البدل۔ میرا چھوٹا بچہ نصیر احمد ۳ راگست فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار ظفر محمد مولوی فاضل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

جموں میں ریاست کے خلاف ہندوؤں کی ایجی ٹیشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گائے جس کا گوشت کھانے کی اجازت مسلمانوں کو ان کے مذہب نے دے رکھی ہے۔ اسے ذبح کرنے کے جرم میں تین مسلمانوں کو ریاست جموں کی ایک ماتحت عدالت نے پچھلے دنوں سات سال قید سخت کی سزا دی۔ اس کی اپیل جب ہائی کورٹ میں پیش ہوئی۔ اور آنریبل چیف جسٹس خان بہادر شیخ عبدالقیوم صاحب و آنریبل مسٹر جانکی ناتھ صاحب پر مشتمل ڈویژنل بنچ نے یہ فیصلہ دیا۔ کہ چونکہ ملزمین نے کسی کی دل آزاری کے لئے گائے ذبح نہیں کی۔ اس لئے ایک سال کی سزا کافی ہے۔ تو ریاستی ہندوؤں کو ایک بہانہ ہاتھ آگیا۔ اور انہوں نے حکومت کے خلاف "زبردست ایجی ٹیشن" شروع کر دی۔ اس وقت تک وہ کئی بار ہڑتال کر چکے ہیں۔ جلسے کر رہے ہیں۔ اور جلوس نکال رہے ہیں۔ جن میں نہ صرف ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اس رنگ میں تقریریں کر رہے ہیں۔ جس سے ریاست کی سب سے بڑی عدالت کی ہتک ہوتی ہے۔ بلکہ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کے نام لے لے کر ان کے خلاف بے ہودہ نعرے لگائے جاتے۔ اور عوام میں ان کے متعلق نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کئے جا رہے ہیں اور باوجود ممانعت کے اس قسم کی ایجی ٹیشن جاری رکھنے پر اصرار کیا جا رہا۔ اور قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتار ہو رہے ہیں۔

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر شخص کی توجہ ان ایام کی طرف پھر جاتی ہے۔ جبکہ مسلمانان ریاست نے حکومت کے سامنے اپنے جائز اور نہایت اہم مطالبات رکھے تھے۔ اس قدر اہم کہ گائے ذبح کرنے کا معاملہ ان کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ ہمارا ہی خیال نہیں۔ قوموں کے حقوق اور مفادات کی حقیقت سمجھنے والا ہر شخص یہی کہے گا۔ چنانچہ ایک مشہور ہندو لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نے یکم اگست کو مدراس کلب شملہ میں جو تقریر کی۔ اس میں انہوں نے کہا:۔ "اردو اور ہندوستانی کا جھگڑا۔ مسجدوں کے سامنے باجہ۔ گاؤکشی وغیرہ کے معاملات اتنے معمولی ہیں۔ کہ انہیں مناسب حد کے اندر ہی رکھنا چاہیئے"

مگر مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس میں اور اس وقت ایجی ٹیشن پھیلانے والے ہندوؤں سے جو سلوک کیا جا رہا ہے [illegible] و آسمان کا فرق ہے مسلمانوں کے جلسے روک دیئے گئے ان پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ جلوس بند کر دیئے گئے۔ پھر گرفتاریوں کے علاوہ نہتے اور پُر امن مسلمانوں کو کئی بار گولیوں کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ لیکن ہندوؤں کو قانون کی صریحاً خلاف ورزی کرنے۔ عدالت عالیہ کی سخت ہتک کرنے اور فاضل ججوں کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کی کوشش کرنے پر جو تھوڑی بہت کارروائی کی گئی۔ اس پر قائم رہنے کی بھی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ اور تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایجی ٹیٹروں کے ساتھ جھٹ سمجھوتہ کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور آخر یہ طے پا گیا۔ کہ ہندو ایجی ٹیشن بند کر کے اپنے مطالبات پیش کریں۔ تاکہ ان پر غور کیا جائے۔

اس پر ہندوؤں نے گورنر کی معرفت وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر کو جو چٹھی بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کو موقعہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دو ہفتے کے اندر اندر ہمارے مطالبات پورے کر دے۔ اگر گورنمنٹ نے ان دو ہفتوں میں ہمارے مطالبات پورے نہ کئے۔ تو ہم جو کارروائی مناسب سمجھیں گے۔ کریں گے۔

اس کے بعد یہ مطالبات پیش کئے ہیں کہ (۱) گائے ذبح کرنے کے مقدمہ میں سزا کم کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے جو دلائل دیئے ہیں۔ انہیں فیصلہ میں سے خارج کر دیا جائے۔ (۲) گورنمنٹ مندرجہ بالا مقدمہ میں سزا بڑھانے کے لئے مہاراجہ کے پاس اپیل کرے (۳) حال ہی میں منصف بھمبر نے گائے ذبح کرنے کے مقدمہ کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اس کے خلاف بھی گورنمنٹ کی طرف سے اپیل دائر کی جائے (۴) حکومت غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرے کہ اس کا ریاستی تعزیرات کی دفعہ ۲۹۸ کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ اور کہ گائے ذبح کرنے کے مقدمات میں سنگین سزائیں دی جائیں گی۔ (۵) ہندو لیڈروں کو توہین عدالت کے الزام میں جو نوٹس دیئے گئے ہیں۔ وہ واپس لے لئے جائیں۔ موجودہ ایجی ٹیشن میں جن ہندوؤں کو سزائیں دی گئی ہیں ان کو رہا کر دیا جائے۔

جب حکومت اتنی جلدی مرعوب ہو کر سمجھوتہ کے لئے تیار ہو جائے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس کے سامنے اس قسم کے مطالبات نہ رکھے جائیں۔ اور اسے یہ سبق نہ دیا جائے۔ کہ پھر کبھی وہ چوں چرا کرنے کی جرأت نہ کرے۔ ان مطالبات کے متعلق گورنر نے یہ کہتے ہوئے کہ جن کا پورا کرنا ان کے اختیار میں ہے۔ وہ تو ابھی پورے کئے جاتے ہیں۔ ایجی ٹیٹر لیڈروں کو رہا کر دیا۔ دائر شدہ مقدمات واپس لے لئے۔ اور باقی مطالبات کے متعلق کہا۔ ان پر گورنمنٹ پوری توجہ دیگی۔

اگر پوری توجہ اس شکل میں دی گئی کہ ہندوؤں کے باقی مطالبات بھی منظور کر لئے گئے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا۔ کہ حکومت کشمیر عوام کے شور و شر کے مقابلہ میں نہ صرف اپنی سب سے بڑی عدالت کے وقار کو قائم نہ رکھ سکی۔ بلکہ اپنی ریاست کی ۹۵ فیصدی مسلمان آبادی کی بھی اسے کوئی پروا نہیں۔ ہندوؤں کے تمام مطالبات کا لب لباب یہ ہے۔ کہ اگر کسی مسلمان کو گائے ذبح کرنے کا مجرم قرار دیا جائے۔ تو اسے وہی دقیانوسی زمانہ کی سزا دینی چاہیئے۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل ریاست میں رائج تھی۔ لیکن یہ مطالبہ اس وقت تک مکمل نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب تک اس میں یہ بات بھی شامل نہ کر لی جائے۔ کہ اس جرم کی سزا دینے والی عدالتیں بھی دقیانوسی رنگ کی ہی ہونی چاہئیں۔ اور ہائی کورٹ کو اس قسم کے مقدمات سننے کا قطعاً اختیار نہ ہو۔ ورنہ جب حکومت کے نزدیک ہائی کورٹ عدل و انصاف کے قیام کا آخری درجہ ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس کے فیصلہ کو بے وقعت ٹھہرایا جائے۔ اور سزا کم کرنے کے متعلق جو نہایت معقول دلائل اس نے دیئے ہیں۔ ان کو فیصلہ سے ہی اڑا دیا جائے۔ حکومت کشمیر کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اب نہ تو پرانے زمانہ کی سی عدالتیں ہیں۔ اور نہ اس زمانہ کی طرح اندھا دھند سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ اب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جرم اور سزا میں کیا نسبت ہے۔ اول تو مہذب دنیا کے لئے یہی سمجھنا محال ہے کہ ایک حیوان جسے ساری دنیا میں ذبح کر کے کھایا جاتا ہے۔ اس کا ایک ریاست کی حدود میں ذبح کرنا کیوں جرم ہے۔ پھر نہایت احتیاط کے ساتھ اور پوشیدہ طور پر ذبح کرنے کی کم از کم سزا سات سال قید سخت کس نسبت سے ہے۔ ہائی کورٹ کے فاضل ججوں نے اس سزا میں نہایت معقول وجوہات کی بنا پر تخفیف کر کے ریاست کو عدل و انصاف کے لحاظ سے کسی قدر سربلند کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ اور ان کی یہ سعی قابل تعریف اور لائق توصیف ہے۔ ریاست کو اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقۂ اطاعت

کوئی درباری جو حلقۂ اطاعت سے باہر نکلے گا
کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہ سکے گا

(الہام حضرت مسیح موعود)
(تذکرہ صفحہ ۵۰۶)

خوارج کا گروہ

آج سے قریباً نصف صدی پیشتر دسمبر ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عجیب رویا دیکھا۔ اور اس کا ذکر آپ نے یوں فرمایا۔

"کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ یعنے خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں۔ کہ وہی ہوں اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کرلیتا ہے۔ سو اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں علی مرتضےٰ ہوں اور ایسی صورت واقع ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنے وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں۔ کہ یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم۔ یعنے اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے۔ اور ان سے مونہہ پھیرے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۱۸)

اس رویا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علام الغیوب خدا کی طرف سے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جبکہ خوارج کا ایک گروہ تیری خلافت کو روکنا اور اسے معدوم کرنا چاہے گا۔ مگر وہ فتنہ اٹھانے والے خدا اور اس کے رسول کے نزدیک سخت گنہگار ہوں گے۔ اور اپنی شرارتوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے اس قابل ہوں گے۔ کہ نہ صرف ان سے بلکہ ان کے دوستوں اور انکے متعلقین سے بھی مومنوں کی جماعت قطع تعلق کرلے۔

پھر اس رویا سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ اس فتنہ کے زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح عالم بالا میں جوش میں آئے گی۔ اور آپ کی روحانیت کا توجہ لوگوں کے قلوب کو صراط مستقیم پر قائم رکھنے میں بہت مد ہوگا۔ اسی ضمن میں اس خواب سے یہ امر بھی واضح ہوتا تھا۔ کہ یہ فتنۂ خوارج اس زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک بیٹا آپ کا جانشین ہوگا۔ کیونکہ حضرت علی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ اور داماد ہونے کے لحاظ سے وہ بیٹوں کی مانند سمجھے جاتے تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آپ کو حضرت علی کی صورت میں دیکھنا اور یہ معلوم کرنا کہ ایک خوارج کا گروہ آپ کی خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ صریح طور پر دلالت کرتا تھا۔ کہ یہ فتنہ اس زمانہ میں اٹھے گا۔ جب آپ وفات پا چکے ہوں گے۔ آپ کے بعد سلسلۂ خلافت جاری ہو چکا ہوگا۔ اور پھر ایک ایسا بابرکت وجود آپ کا جانشین ہوگا۔ جو تعلقات کے لحاظ سے آپ سے نسبت ابنیت رکھتا ہوگا۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ گو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہیں تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں بیٹوں کی مانند ہی سمجھے جاتے تھے۔

خلافتِ نورالدین رضؓ

اس پیشگوئی پر ایک زمانہ گزر گیا۔ حالات بدلتے گئے۔ یہاں تک کہ مئی ۱۹۰۸ء آیا۔ اور ہمارا آقا ہمارا مطاع اور ہمارا جان و دل سے پیارا امام ہاں خدا کا نبی۔ خدا کا رسول اور خدا کا اولوالعزم پیغمبر اپنے رب سے جا ملا۔ اور جماعت طرفۃ العین کے لئے بے یار و مددگار ہوکر رہ گئی۔ مگر جلد ہی ہمارے پیارے آقا کی نیم شبی دعائیں عرش الہیٰ سے ایک نور کی شکل بن کر اتریں۔ اور دین احمد کے ارتفاع و ترقی کے لئے انہوں نے نورالدین رضؓ اعظم کے قلب و جگر میں جگہ پائی۔ جماعت کے مردہ دلوں میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی خمیدہ کمریں سیدھی ہوتی شروع ہوگئیں پست حوصلے بلند ہونے لگے۔ گری ہوئی ہمتیں بڑے بڑے پہلوانوں کو اپنے مقابلہ کے لئے بلانے لگیں۔ گویا وہ دور جام جو ایک لمحہ کے لئے بند ہوگیا تھا۔ پھر میخانۂ ازل کے ساقی کی طرف سے جاری رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ تشنہ کاموں کی آرزوئیں بر آئیں اور ان کے پژمردہ چہروں پر تازگی کے آثار نمایاں ہونے شروع ہوگئے۔ اور یہ سلسلہ جب تک کہ خدا نے چاہا جاری رہا۔ اور جماعت نورالدین اعظم کے انوار سے اپنے تاریک خانوں کو منور کرتی رہی۔ مگر ۱۹۱۴ء میں جب خدا کا یہ نور اپنے آسمانی مقام کی طرف صعود کر گیا۔ تو پھر ایک قیامت خیز زلزلہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر آیا۔ بڑے بڑے گرانڈیل جن کی توندیں لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے کافی تھیں۔ یہ عزم و ارادہ لے کر اٹھے۔ کہ ہم سلسلۂ خلافت کو جاری نہیں رہنے دیں گے۔ نورالدین اعظم رضؓ اپنی زندگی میں ہی اس فتنۂ خوارج کو بھانپ گیا تھا۔ اور اس نے اس فتنہ کے بانی مولوی محمد علی صاحب اور انکے رفقاء کو سمجھانا شروع کر دیا تھا۔ کہ دیکھنا فرشتے بن کر آدم کی اطاعت کرنا۔ ابلیس مت بننا۔ چنانچہ اس نے فرمایا۔

"جو سنتا ہے وہ سن لے اور خوب سن لے۔ اور جو نہیں سنتا اسکو سننے والے پہونچا دیں۔ کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ اس سے توبہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بنکر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔"

پھر اس نے یہاں تک کہا:۔

"اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو۔ تو میں اسے کہدونگا۔ کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ۔ تو بہتر ہے۔ اور اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے۔ تو پھر یاد رکھے۔ کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ اگر کوئی فرشتہ بنکر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئیگی۔ اور اگر ابلیس ہے۔ تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس فتنہ نے سر نکالنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن بہر حال اس وقت یہ فتنہ خوابیدہ تھا۔ مگر چونکہ آپ کی وفات کے بعد زمامِ خلافت جس مقدس انسان کے ہاتھ میں آنے والی تھی۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لختِ جگر تھا۔ اور اس کو یہ گروہ خوارج اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں ہی انہوں نے آپ کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ اور جماعت کو آپ سے یہ کہکر بدظن کرنا شروع کر دیا۔ کہ:-

"غضب خدا کا ایک بچہ کو خلیفہ بنا کر چند شریر لوگ جماعت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں" (آئینۂ صداقت صہ ۱۳۳)

کسی نے آپ کو کیا خلیفہ بنانا تھا۔ البتہ خدا تعالےٰ بے شک یہ ارادہ کر چکا تھا۔ کہ اسی انسان کے ذریعہ جسے بچہ کہا جاتا ہے۔ اپنے دین کا پیغام دُنیا کے کونوں تک پہونچائے۔ اور یہ ثابت کر دے کہ یہ سلسلہ کسی انسان کا قائم کردہ نہیں۔ بلکہ میرا ہے۔ اور میں اگر چاہوں۔ تو ایک بچہ سے اپنے دین کا کام لے کر دُنیا کے بڑے بڑے مدبرین کو محوِ حیرت بنا سکتا ہوں۔

یہ سازشیں اندر ہی اندر ہوتی رہیں۔ خلافت کے سلسلہ کو قطعی طور پر مٹانے کے ناپاک منصُوبے دلوں ہی دلوں میں پرورش پاتے رہے۔ اور اگر کبھی ظاہر ہوتے۔ اور زبان پر کوئی حرف آتا۔ تو نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ایک ہی ڈانٹ ان کے مونہہ پر ہوائیاں اڑانے کے لئے کافی تھی۔ مگر وُہ اپنی سکیم سے غافل نہ تھے۔ وُہ اپنے ساتھیوں سے کہتے۔ آؤ چند دن اور صبر کریں۔ نورالدین رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم اپنی من مانی کارروائیاں کریں گے۔

خوارج کا گروہ یہ سازشیں کر رہا تھا۔ اور خدا اپنے عرش سے ان کے مکروں کو دیکھ کر ہنس رہا۔ اور کہہ رہا تھا۔ کہ یہ نادان میری طاقتوں کو کیا جانیں۔ کون ہے جو میرے ارادہ کو روک سکے۔ کون ہے۔ جو امرِ خلافت میں مزاحم ہو سکے۔ اُس نے اپنا کلام اسی بندہ پر جس کے خلاف یہ لوگ دن رات منصُوبے کر رہے تھے۔ اتارا۔ اور نہایت جلال اور شوکت کے ساتھ فرمایا۔ لنمزّقنّھم۔ ہمیں اپنی ذات ہی کی قسم ہے۔ کہ ہم انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

خلافتِ محمُود

آخر ۱۹۱۴ء کا وُہ دن آیا۔ جس کا تاریخ احمدیت میں پھر ایک امتیاز کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔ اور جس میں نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلافت کے بارِ گراں سے سبکدوش ہو کر اپنے رب سے جا ملا۔ دُشمن پھر خوش ہُوئے اُس نے پھر اس مسرت سے بغلیں بجانی شروع کیں۔ کہ اب ہم امرِ خلافت کو روک دیں گے۔ اور خوارج بن کر خلافت راشدہ کے مقابلہ میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر

ما دِرچہ خیالیم و فلک در چہ خیال

وُہ کسی اور خیال میں منہمک تھے اور خُدا اپنے عرش سے کوئی اور تدبیر بروئے کار لا رہا تھا۔ معاند چاہتے تھے۔ کہ سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا انجام العیاذ باللہ مذموم ہو۔ خدا کے قائم کردہ نبی کی مقدس جماعت منتشر۔ اور پراگندہ ہو جائے۔ اور کوئی واجب الاطاعت امام اور لیڈر اُن کا نہ رہے۔ مگر خدا اپنے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوششوں کا انجام کب مذموم کر سکتا تھا۔ اس نے کہا۔ اے نادانو۔ تم سلسلۂ خلافت کو مٹا کر میرے مسیح کی تمام کوششوں کو اکارت کرنا۔ اور اس کے سلسلہ کے انجام کو مذموم کرنا چاہتے ہو۔ مگر میں اسے محمود بناؤں گا۔ اور اپنے محمُود کے ذریعہ ہی دُنیا حیران تھی کہ کیا ہوگا مگر خُدا نے سیدنا نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد سیدنا محمُود ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کو مقامِ خلافت پر متمکن کر کے حاسدوں کو انگاروں پر لوٹا دیا۔ اور کہا۔ موتوا بغیظکم۔ مرتا ہے۔ تو غصہ سے جل بھُن کر مر جاؤ۔

مولوی سیّد محمد احسن صاحب کا اعلانِ عزل

خلافتِ ثانیہ قائم ہوئی۔ اور بڑی شان کے ساتھ قائم ہوئی۔ مگر جیسا کہ الٰہی نوشتوں میں مذکور تھا۔ ضروری تھا۔ کہ اس خلافت کو مٹانے کے لئے خوارج کا گروہ ظاہر ہوتا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے بعد جو اپنی نامرادی دیکھ کر مرکز احمدیت سے الگ ہو گئے مولوی سید محمد احسن صاحب اُٹھے۔ اور انہوں نے امرِ خلافت میں مزاحم ہوتے ہُوئے یہ اعلان کیا۔ کہ:-

"صاحبزادہ بشیر الدین محمُود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائدِ فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اس بات کے اہل نہیں۔ کہ وُہ حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں۔ اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے۔ سیاسی نہیں۔ صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کر کے عنداللہ وعندالناس اس ذمہ داری سے بَری ہوتا ہوں۔ جو میرے سر پر تھی" (ذکرِ الٰہی صہ ۱۳)

مگر کیا اُن کے اعلانِ عزل سے خدا کا قائم کردہ خلیفہ معزول ہو گیا۔ دُنیا جانتی ہے۔ کہ انہی دنوں میں ہمارے آقا نے جو باطل کُش اعلان کیا۔ اور جو اب تک ہزاروں انسانوں کے کانوں میں بڑی شان اور جلال کے ساتھ گونج رہا ہے وُہ یہ تھا۔ کہ:-

"خلیفہ اگر خدا بناتا ہے۔ اور واقعہ میں خُدا ہی بناتا ہے۔ تو مولوی محمد احسن چھوڑ دُنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے۔ جو اسے معزول کر سکے۔ ہاں میں یہ مان لیتا ہوں۔ کہ مولوی محمد احسن نے جو مجھے خلافت دی تھی۔ اس سے میں معزول ہوتا۔ اور اعلان کرتا ہوں۔ کہ جس کسی نے ان کی دی ہُوئی خلافت سمجھ کر میری بیعت کی تھی۔ وُہ اپنی بیعت فسخ کرنے میں آزاد ہے۔ یوں تو ہر ایک اپنے عقائد رکھنے میں آزاد ہے۔ لیکن میں خود ایسے لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ وُہ بیعت فسخ کر لیں۔ لیکن جس کسی نے خدا تعالےٰ کی دی ہوئی خلافت کے لئے اسی کے تصرّف کے ماتحت بیعت کی تھی۔ اس کے سامنے اگر ساری دُنیا بھی محمد احسن بن کر اعلان کرے۔ تو وُہ کبھی فسخ نہیں کرے گا۔ اور پھر جس قدر دُنیا کے انسان ہیں۔ اُن کے خُون کے ایک ایک قطرہ سے محمد احسن ہی محمد احسن بن جائیں اور دُنیا کے چاروں طرف سے آ کر مجھے خلافت سے معزول کرنا چاہیں۔ تو نہیں کر سکتے۔ میں تو محمد احسن کی دی ہوئی خلافت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ وُہ اپنی خلافت کو گھر رکھیں۔ میں نے نہ اُن سے خلافت لی ہے۔ اور نہ وُہ مجھے معزول کر سکتے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ اس وقت کھڑے ہو کر انہوں نے تقریر کرتے ہُوئے میرا نام پیش کر دیا تھا اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انہوں نے مجھے خلیفہ بنایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام خلیفہ بننے کے لئے پیش کیا تھا لیکن جب ان کو کہا گیا۔ کہ آپ کو خلافت سے معزول کیا جاتا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے عبا پہنائی ہے۔ اگر ساری دُنیا مل کر بھی مجھے کہے۔ کہ اتار دو۔ تو میں نہیں اتارونگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح میں کہتا ہوں۔ کہ ایک مولوی محمد احسن کیا اگر ساری دنیا بھی مجھے کہے۔ کہ تجھے خلافت سے معزول کیا جاتا ہے۔ تو میں وہی جواب دونگا جو حضرت عثمانؓ نے دیا تھا۔ یہ تو خدا تعالےٰ کی گرفت تھی۔ کہ اس نے مولوی محمد احسن کو پکڑ کر میری تائید کرا دی۔ اور یہ بھی میری صداقت کا ایک نشان ہے ہاں ان کی دی ہوئی خلافت پر نہ میں قائم تھا۔ اور نہ معزول ہوتا ہوں۔ لیکن اگر کسی نے ان کی دی ہوئی۔ خلافت کے خیال سے میری بیعت کی تھی۔ تو میری طرف سے اُسے آزادی ہے کہ اپنی بیعت فسخ کر دے۔ میری طرف سے آزادی ہے۔ میں نے اس لئے کہا ہے۔ کہ اگر کوئی اس طرح کی بیعت فسخ کرے گا۔ تو میرے نزدیک اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ پس ان لوگوں کو میں پھر کہتا ہوں۔ کہ جنہوں نے مولوی محمد احسن صاحب کی دی ہوئی خلافت سمجھ کر میری بیعت کی تھی۔ کہ وہ آزاد ہیں۔ اور چلے جائیں۔"

(ذکر الٰہی صفحہ ۱۴)

پھر ایک اور موقعہ پر جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب "سپلٹ" میں یہ ذکر کیا۔ کہ ۱۹۱۶ء میں مولوی محمد احسن صاحب نے ایک ہینڈ بل شائع کیا کہ "ایم محمود اس عہدہ کے قابل نہیں جس کے لئے اس کا انتخاب کیا گیا ہے۔" (آئینہ صداقت صـ۴۲) تو آپ نے پھر فرمایا:

"خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اور اسی کی طاقت ہے کہ معزول کرے۔ کسی انسان میں نہ خلیفہ بنانے کی طاقت ہے نہ معزول کرنے کی۔ پس نہ تو میں مولوی سید محمد احسن کے ذریعہ سے خلیفہ بنا۔ اور نہ ان کے معزول کرنے سے معزول ہوا۔" (آئینہ صداقت صـ۱۰۷)

یہ تو وہ جواب تھا جو مولوی محمد احسن صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دیا۔ اب خدا کا جواب دیکھو کہ اس نے کیا دیا۔

خدا تعالےٰ نے کہا تم کون ہو خلیفہ بنانے والے اور چونکہ تم نے ایسا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں قوت عمل سے ہی محروم کرتے ہیں۔ چنانچہ ان پر فالج گرا۔ اور وہ ایسے معذور ہوگئے کہ ان کی حالت دیکھ کر عبرت ہوتی تھی۔

مستریان مُباہلہ کی اپنے ارادوں میں ناکامی

اس کے بعد "مستریان مباہلہ" نے خلافت حقہ سے اپنا سر ٹکرایا۔ اور چاہا کہ آپکو تخت خلافت سے الگ کر دیں۔ اس پر پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک دوست کو جو شروع میں اس فتنہ سے ملوث تھے۔ مگر بعد میں تائب ہوگئے۔ تحریر فرمایا

"ایک مطالبہ آپ کا یہ ہے۔ کہ میں خلافت سے دستبردار ہو جاؤں۔ آپ نے یہ نہیں لکھا۔ کہ وہ کون شخص ہے جو میری جگہ خلافت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ کے نزدیک اس امر کی کوئی وقعت ہو یا نہ ہو۔ کہ خلافت سے دست برداری اسلام میں حرام اور ناجائز ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ میرے پاس تلوار تو نہیں۔ آپ اپنے آپ کو مجھ سے علیحدہ تصور کرلیں۔ اور اپنے ہم خیالوں کو بلاکر اپنا ایک خلیفہ بنالیں جب میں آپ کے نزدیک خلیفہ ہی نہیں رہا تو میرے دست بردار ہونے یا نہ ہونے سے آپ کو کیا تعلق ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ جماعت کو بلا خلیفہ کے رہنے دیں۔ اور خود اپنے ہم خیالوں میں سے ایک کو خلیفہ مقرر کرکے اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیں۔ اور بجائے لوگوں کو احمدیت سے متنفر کرنے کے فوراً ایک ایسے وجود کو سامنے لے آئیں۔ جس کی وجہ سے لوگ سلسلہ کی طرف فوراً رجوع کرنے لگیں۔ احمدیت سے جو آپ اخلاص ظاہر کر رہے ہیں۔ وہ تو اسی امر کی آپ سے امید کرتا ہے۔ پس اگر میرا خط آپ کی تسلی نہ کرے۔ تو آپ کا اصل فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ دوسرا خلیفہ کھڑا کر دیں۔ جو اپنے تقوےٰ اور نیکی سے دنیا کو اپنی طرف کھینچ لے۔ پھر جو میرے مبایع ہیں۔ ان کو بھی خود بخود ہوش آجائے گی۔ اور آپ کا کام آسان ہو جائیگا۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا کے کام کو کوئی نہیں روک سکتا۔ خدا تعالےٰ میری مدد کرے گا۔ اور میرے ہاتھ پر اسلام کو فتح دے گا۔ درمیانی ابتلاء اسکی سنت ہیں۔ اور میں ان سے نہیں گھبراتا۔ وہ خود سلسلہ کا رکھوالا ہے۔ اور وہ خود اس کی حفاظت کرے گا میرا مقابلہ انسان کو دہریت سے ورے نہیں رکھے گا۔ خدا تعالےٰ کے اس قدر نشانوں کا انکار ایمان کو ضائع کرنے کے لئے کافی ہے"۔ (جواب مباہلہ نمبر ۱ صـ۱)

مستریان مباہلہ کا اس مقابلہ کے بعد جو عبرتناک انجام ہوا۔ وہ کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔ وہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ سے کٹے۔ پھر مرکز احمدیت سے کٹے۔ اور بالآخر سلسلہ احمدیہ سے بھی کٹ کر غیروں کی آغوش میں چلے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دینے اور برا بھلا کہنے والوں میں شامل ہوگئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

گروہ خوارج ایک نئی شکل میں

اگر کوئی شخص اپنے اندر کچھ بھی عقل رکھتا ہو۔ تو وہ معاندین کے ان تلخ انجاموں کو دیکھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خلافت ثانیہ ایک مضبوط چٹان پر قائم ہے۔ جس سے سر ٹکرانے والا بجز اس کے اور کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ کہ اپنا بھیجا نکال لے۔ اور کل کی بجائے آج ہی روحانی موت کا شکار ہو جائے۔ مگر دنیا میں ایسے بھی بے وقوف ایسے بھی احمق۔ اور ایسے بھی فریب خوردہ انسان موجود ہیں۔ جو دوسروں کے تجربہ سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وہ خود زہر کا جام اٹھاتے۔ اور اپنے ہونٹوں سے لگا لیتے ہیں۔ اور انہیں اس وقت تک زہر کا یقین نہیں آتا۔ جب تک ان کی پتلیاں نہ پھر جائیں۔ ان کا دم نہ اکھڑ جائے۔ اور ان کو موت کی ہچکی آنی شروع نہ ہو جائے۔ چنانچہ آج کل بھی جماعت احمدیہ کے خلاف اسی گروہ خوارج کی ایک چوتھی شکل شیخ عبدالرحمٰن مصری اور فخر الدین ملتانی کے لباس میں نمودار ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلافت سے معزول کرنے کا پروگرام تیار کیا۔ اور دشمن احمدیت اخبار زمیندار میں یہ اعلان شائع کرایا۔ کہ

ہم ایک نئے خلیفہ کا انتخاب عمل میں لائیں گے۔ اور جب تک وہ خلیفہ دنیا میں ظاہر نہیں ہوتا۔ شیخ مصری جس کی زندگی کی ہر گھڑی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے احسانات کے بار گراں کے نیچے دبی ہوئی تھی فرائض امارت سرانجام دے گا۔

ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ مگر آہ جب کسی کے برے دن آتے ہیں۔ تو انسانی عقل قائم نہیں رہتی۔ کہ خلافت حقہ کا مقابلہ کوئی آسان کام نہیں۔ تم چلتی ہوئی گاڑی کے آگے لیٹ سکتے ہو۔ تم کنوئیں میں چھلانگ لگا سکتے ہو تم پہاڑ کی چوٹی سے اپنے تئیں نیچے گرا سکتے ہو۔ تم آگ میں اپنا ہاتھ ڈال سکتے ہو۔ تم شیر کے مونہہ میں اپنا ہاتھ دے سکتے ہو۔ تم دیوانے کتے کے آگے اپنا پیر کر سکتے ہو۔ تم بجلی کے آگے ٹھہر سکتے ہو۔ تم زہر کا جام اپنے ہونٹوں سے لگا سکتے ہو۔ مگر تم میں نہ تمہاری نسلوں میں نہ تمہارے دوستوں میں اور نہ تمہارے مددگاروں میں یہ طاقت اور ہمت ہے۔ کہ خلافت کا مقابلہ کر سکو۔ بلکہ ہمیشہ ناکام و نامراد کئے جاؤ گے۔ کیونکہ تم اس انسان پر ہاتھ اٹھاتے ہو۔ جسے خدا نے کھڑا کیا۔ اور اس جماعت کو پراگندہ کرنا چاہتے ہو۔ جسے اس نے خود جمع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

196

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۲ء میں خدائے عالم الغیب کی طرف سے جو خبر دی گئی۔ اور جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ خوارج آپ کی خلافت کے امر کو روکنا چاہیں گے۔ وہ کئی رنگوں میں پوری ہو رہی ہے۔ خوارج پہلے بھی مختلف شکلوں میں ظاہر ہوئے۔ مگر آج پھر وہ ایک نئی شکل میں رونما ہیں۔ وہ اس خلیفہ کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وہی نسبت حاصل ہے۔ جو معنوی لحاظ سے حضرت علی کو رسول کریم صلے اللہ وآلہ وسلم سے تھی معزول کرنا چاہتے ہیں اور اس شرارت اور فتنہ پردازی کی تقویت کے لئے جو دلائل دیتے ہیں۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں۔ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خصوصیت سے ذکر آتا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک مصری صاحب نے صرف تین دلائل دئے ہیں۔ اور ان تینوں میں حضرت علی کا ذکر آتا ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کی چھ ماہ تک بیعت نہ کی۔ حضرت عائشہ نے حضرت علی کی بیعت نہ کی۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے حضرت علی کی بیعت کرکے توڑ دی

پس رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا جانا کہ میں علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ اور خوارج کا ایک گروہ میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ جہاں یہ بتا رہا ہے۔ کہ موجودہ فتنہ وہی ہے۔ جس کا اس رؤیا میں اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا۔ وہاں اس سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ان کے دلائل سب باطل ہوں گے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روحانیت جوش میں آکر اپنے کسی بروز کے ذریعہ ان اعتراضات کا ازالہ کرے گی۔ چنانچہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ ان تمام دلائل کا تار و پود بکھیر چکے۔ اور حق پسند اصحاب کے لئے طمانیت قلب کا کافی سے زیادہ سامان جمع کر چکے ہیں۔

حلقۂ اطاعت توڑنے والوں کیلئے سزا

مگر افسوس۔ فتنہ پرداز اپنی شرارتوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ جماعت کے افراد خلیفۂ وقت کے حلقۂ اطاعت سے نکل کر ان حریت پسند یا بالفاظ دیگر احرار کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جن کی نمائندگی شیخ صاحب مصری کر رہے ہیں۔ لیکن جماعت کے افراد کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی شخص حلقۂ اطاعت کو توڑ کر خلیفۂ وقت کی بیعت سے الگ ہوگا۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کی سخت خلاف ورزی کرنے والا ہوگا۔ کہ "کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گذر نے نہ پائے"۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی قسمت کا مارا حلقۂ اطاعت کو توڑ دیگا تو پھر جیسا کہ الہام الٰہی میں بتایا جا چکا ہے وہ اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا"۔

یہ وہ تقدیر ہے۔ جو اٹل ہے یہ وہ الٰہی ارادہ ہے۔ جسے خدا نے عرش پر لکھا۔ اور اس کی سیاہی خشک ہو چکی۔

پس اب جو شخص اس تقدیر کو بدلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ وہ اپنی روسیاہی کا سامان فراہم کرتا۔ اور خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بنتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بھی فرماتے ہیں:۔ ؎

آزمائش کیلئے تم نے چنا ہے مجھکو
پشت پر ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے
حق تعالےٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچائیگا مجھے سارے خطاگیروں سے
پھیر لو جتنی جماعت ہے مری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب ہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

عروجِ احمدیت

از سید ابوالحسن صاحب قدسی خلف حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید کابل

بشنو حکایتیست عجب ماجرائے ما — بالاتر از متاع جہاں مدعائے ما
ما را فنا ز گردشِ ایام ہیچ نیست — کلکِ قضا نوشت بعالم بقائے ما
از نامِ ماست زینتِ کون و مکاں ہمہ — نقشِ دوامِ دہر بود کارہائے ما
از شرق تا بغرب بہر سو فگند شور — دار و صدائے صورِ قیامت درائے ما
در لمحۂ کنیم تماشائے عالمے — بر فرقِ چرخ ناز کند خاکپائے ما
صد مشکل ست در رہ ما نیست غم دلے — مشکل چہ ہست از بر مشکل کشائے ما
صیاد چیست فائدہ زیں سعی رائگاں — ہرگز کسے بدام نیارد ہمائے ما
بر ما ہر آنچہ ظلم پسندی عدو بکن — ایمن مباش لیک ز تیرِ دعائے ما
آں کس کہ نیست محرم درد درون چرا — او را خبر دہد دلِ درد آشنائے ما
گوید بتو حدیثِ محبت نسیمِ دوست — گر عاشقی بیا بہ محبت سرائے ما
زاہد چرا بہ محفلِ مستان آمدی — چوں نیستی حریفِ مئے کیف زائے ما
ایں جا صلاحِ نفس بیک جرعہ شود — عام ست بہر شیخ و برہمن صلائے ما
از ساز ماست گرمیِ بزمِ جہانِ عشق — ہر جا رسیدہ شہرۂ سوز نوائے ما

قدوسیانِ عالمِ بالا بوجد آر
قدسی از نظمِ دلکش و طرزِ ادائے ما

ایک بہن کی سفارش

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا ہے۔ کام کاج کرتے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائینگی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپیہ محصول ۔/ ۔ ملنے کا پتہ۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت علیؓ کی خلافت اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کی بیعت

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا دعویٰ ہے۔ کہ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ نے حضرت علی رضؓ کی بیعت کر کے فسخ کی تھی۔ اور اس طرح وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ خلیفہ کی بیعت توڑ دینے کے بعد بھی ایک شخص مسلمانوں کی جماعت میں رہ سکتا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"حضرت علی رضؓ کی بیعت مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ نے نہیں کی تھی۔ تو کیا وہ سب اسلام سے خارج تھے حضرت عائشہ صدیقہ نے حضرت علی رضؓ کی بیعت نہیں کی تھی۔ تو کیا انہیں اسلام سے خارج سمجھتے ہو۔ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ جیسے جلیل القدر صحابہ نے حضرت علی رضؓ کی بیعت کر لینے کے بعد بیعت کو فسخ کر لیا۔ مگر کوئی ہے جو جرأت کرکے انہیں اسلام سے خارج قرار دے۔"

شیخ مصری صاحب کے اس ادعا کے متعلق ان کی تاریخ دانی کی حقیقت حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ظاہر فرما چکے ہیں۔ اس کے بعد کسی اور وضاحت کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ تاہم ذیل میں ایک مشہور انگریز مورخ سر ولیم میور کی کتاب The Caliphate سے جس کو پروفیسر ویر نے نظر ثانی کرکے شائع کیا ہے۔ ضروری اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جن سے یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ نے باغیوں سے ڈر کر بیعت کی تھی۔ اور کہ وہ شروع سے ہی حضرت عثمان رضؓ کے قاتلوں کی سزا کا مطالبہ کر رہے تھے۔

جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت علی رضؓ فوری طور پر ایسا کرنے کے لئے طیار نہیں۔ تو وہ عمرہ کے بہانہ مکہ چلے گئے۔ دراصل قاتلوں کی سزا کا مطالبہ ایسا اہم اور عام تھا کہ خود حضرت عائشہ رضؓ جب مکہ سے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہی تھیں۔ اور انہیں راستہ میں حضرت عثمان رضؓ کی شہادت کے متعلق علم ہوا تو انہوں نے بے ساختہ کہا "مجھے فوراً مکہ واپس لے چلو انہوں نے خلیفہ کو قتل کر دیا ہے میں اس کے خون کا بدلہ لے کے چھوڑوں گی"۔

سر ولیم میور کے نزدیک اس واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے۔ کہ "باغیوں نے خلیفہ کے قتل ہونے کے چھ روز بعد حضرت علی رضؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ حضرت علی اپنی کمزوریوں سے واقف تھے اور خلیفہ ہونے سے ہچکچاتے تھے۔ لیکن باغیوں کے خوف اور دوستوں کے اصرار پر مان گئے۔ اس ہنگامہ کی صورت میں کہ باغی مدینہ چھوڑنے کے لئے طیار نہ تھے۔ جب تک کہ وہ حضرت علی رضؓ کو خلیفہ نہ بنا لیں حالانکہ شہر میں بدنظمی اور بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ نے بیعت کر لی۔ لیکن اس امید پر کہ حضرت علی رضؓ فوراً قاتلوں سے بدلا لیں گے۔ چنانچہ جب حضرت علی رضؓ نے باغیوں کی سرکوبی کو ملتوی کر دیا۔ تو طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ نے حضرت علی رضؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ قاتلوں کو کیوں سزا نہیں دیتے اور خلافت اور قانون کے وقار کا تحفظ نہیں کرتے۔ تو حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ بھائیو! جو آپ کہتے ہیں مجھے اس کا احساس ہے۔ لیکن میں بے بس ہوں"۔ سر ولیم میور لکھتا ہے کہ "تذبذب میں رہنا اور التوا کرتے جانا حضرت علی رضؓ کی طبیعت کا نقص تھا۔ چنانچہ جب حضرت علی رضؓ نے قاتلوں کے سوال کو نہ اٹھایا۔ تو حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ مکہ چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے جب دیکھا کہ خود مکہ والے قاتلوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور حضرت عائشہ رضؓ ان میں شریک ہیں۔ تو حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ نے ان سے کہا۔ مدینہ ابتری اور بدامنی میں ہے۔ اور حق اور باطل اس طور پر مخلوط ہو چکا ہے کہ لوگوں کو معلوم نہیں کہ وہ کیا کریں۔ اس لئے اب مکہ والوں کا کام ہے کہ ان باغیوں کو سزا دینے کا اقدام کریں۔ جنہوں نے خلیفہ کو قتل کیا ہے۔ اسی طرح جب بصرہ پر چڑھائی کی گئی۔ اور شہر کے ایک حصہ نے اس بات کا اعلان کیا کہ حضرت علی رضؓ باقاعدہ خلیفہ مقرر ہو چکے تھے اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضؓ باقاعدہ بیعت کر کے اب اسے فسخ کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ اس امر پر مصر تھے کہ بیعت انہوں نے محض باغیوں کے خوف سے کی یعنی ان سے بیعت زبردستی کرائی گئی"۔

"Oath had been forced upon us."

تو ایک معتبر شخص کو اس غرض کے لئے مدینہ بھیجا گیا کہ وہ وہاں جا کر حالات کا مطالعہ کر کے رپورٹ کرے۔ چنانچہ جب اس نے وہاں پہنچ کر مجمع سے پوچھا تو پہلے تو سب لوگ خاموش ہو گئے۔ لیکن آخر ان میں سے ایک نے اعلان کیا "طلحہ اور زبیر سے زبردستی بیعت کرائی گئی"۔

حضرت علی رضؓ کا خیال تھا۔ کہ حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ نے باقاعدہ بیعت کی تھی۔ اور اب ان کا حضرت علی رضؓ کے مقابلہ میں کھڑا ہونا تقویٰ کے خلاف ہے۔ چنانچہ جب باہمی سمجھوتہ کے لئے کوشش جا رہی تھی۔ جو حضرت علی رضؓ نے حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر سے مخاطب ہو کر کہا۔ "کہ تم لوگ میرے خلاف کیوں اٹھ کھڑے ہوتے ہو۔ کیا تم نے میری بیعت نہ کی تھی"۔ لیکن طلحہ نے جواباً کہا۔ "ہاں! لیکن اس حالت میں کہ دشمنوں کی تلواریں ہماری گردنوں پر لٹک رہی تھیں۔ لیکن اب ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ عثمان کے قاتلوں کے متعلق انصاف کیا جائے"۔

پس اتنا لمبا عرصہ اپنی مرضی سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت کرنے کے بعد مصری صاحب کا اب بیعت سے نکلنا ایک باغیانہ فعل ہے۔ اور اس کو حضرت طلحہ رضؓ اور حضرت زبیر رضؓ کی بیعت کے ساتھ دور کی بھی مطابقت نہیں۔ انہیں کوئی ایسی مثال پیش کرنی چاہیئے۔ کہ کسی نے اپنی رضا و رغبت سے بغیر کسی کے دباؤ کے حضرت علی رضؓ کی بیعت کی ہو۔ ایک لمبا عرصہ اس بیعت پر قائم رہا ہو۔ اور پھر انکے عزل کا مطالبہ کرتے

اولاد سے محروم روتے ہیں!

صاحب اولاد خوش ہوتے ہیں

بے اولاد عورتیں "حمل کی دوا سے" اپنی گود میں بچہ دیکھ رہی ہیں!

حمل کی دوا ان عورتوں کے لئے جو اولاد کی تمنا میں سینکڑوں روپے برباد کر چکی ہیں اور ہزاروں متمنیں مرادیں کر چکی ہیں اکسیر ثابت ہو رہی ہے صرف سات روز استعمال کی جاتی ہے اور آٹھویں روز . . . . . کے پاس جانے سے یقینی حمل قرار پاجاتا ہے اور پورے نو مہینہ کے بعد وہ ایک تندرست بچہ کی ماں بن جاتی ہے۔

بے اولادوں کے لئے یہ دوا جادو ہے!

قیمت پورے سات دن کی دوا تین روپے آٹھ آنے ہیں محصولڈاک ایک شیشی پر ۱ علیحدہ ہے

انچارج بسلیڈی ڈاکٹر اکسیری دواخانہ کوچہ چیلان ۔ دہلی۔

[illegible] خاکسار [illegible] محمد عبدالرحمن (بی۔ اے) قادیان

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہ مسکین میں جلسہ

ہمارا سالانہ جلسہ ۳-۴ رجولائی کو بخیر و خوبی ہوا - صدر جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لا تھے - تلاوت و نظم کے بعد مولانا غلام رسول صاحب راجیکے نے قریباً تین گھنٹہ احمدیت حقیقی اسلام ہے - کے موضوع پر روشنی ڈالی - بعدازاں گیانی واحد حسین صاحب نے صداقت اسلام پر مدلل تقریر کی -

دوسرے دن پہلے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی نے صداقت مسیح موعود پر قریباً تین گھنٹہ تقریر کی - بعدازاں حضرت مو ی غلام رسول صاحب راجیکے نے احمدی ہونے کی غرض پر روشنی ڈالی اور جلسہ قریباً دو بجے بعد دعا ختم ہوا - حاضری کافی تھی - غیر احمدی اور غیر مذاہب کے اصحاب بھی تشریف لاتے ہوئے تھے اور اچھا اثر لیکر گئے - خاکسار محمد اشرف ازخود ؟

جماعتِ احمدیہ کلکتہ کی تبلیغی رپورٹ

بابت ماہ جون

الحمدُللہِ علیٰ احسانہٖ انفرادی تبلیغ بذریعہ لٹریچر و ملاقات جاری ہے درس القرآن و درس کتب حضرت مسیح موعودؑ و نیز کتاب تذکرہ باقاعدہ جاری ہے - تبدیل مکان کی وجہ سے چار روز درس نہیں ہوسکا - اس ماہ میں حسب ذیل حضرات سے خاص طور پر ملاقات کرکے تبلیغ کی گئی - ضروری و مناسب لٹریچر بھی دئے گئے ڈاکٹر ثناء اللہ پی - ایچ ڈی - مولانا منیرالزماں صاحب اسلام آبادی ایم ایل سی - ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب - مولوی علی صاحب - بہاری رئیس چھپرہ - ماسٹر منظور حسن صاحب فاضل دیوبند و کلکتہ انصاراللہ کے تین جلسے ہوئے حاضری بہت ہی کم ہوتی ہے - ۹ لیکچرز ہوئے - کئی احمدی اور غیر احمدی دوستوں کی معرفت متعدد دوستوں کو رسالہ تجلیات الٰہیہ - کفر و اسلام کی تشریح احمدی و غیر احمدی میں فرق - ایک غلطی کا ازالہ - ندائے ایمان ۳۰۲۱ ریویو انگریزی سنرائز انگریزی وغیرہ وغیرہ پہنچائے گئے - اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ سے بہتر نتائج کے آثار ظاہر ہورہے ہیں - خاکسار نے جہاں تک اندازہ کیا ہے - ۹۰ فیصدی غیر احمدی و غیر مسلم حضرات کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سلسلہ احمدیہ کے قیام اور اس کے تبلیغی کاموں کا بالکل علم ہی نہیں - اور اس وجہ سے دور پڑے ہوئے ہیں - لہذا لوگوں کو لٹریچر پہنچانا اور ان کے مطالعہ میں آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنا نہایت ضروری ہے - عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیت انگریزی اسلامی اصول کی فلاسفی اور بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات امپیریل لائبریری کلکتہ میں پہنچائی گئیں دریافت کرنے پر معلوم ہوا - کہ لائبریری مذکور میں صرف یہی تین چار کتابیں سلسلہ کی اب تک دی گئی ہیں - لہذا اور لٹریچر بھی پہونچانے کی کوشش کررہا ہوں -

نواب اکبر یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن نے کمال مہربانی سے کتاب "بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات" احمدیہ لائبریری کلکتہ کے لئے عنایت فرمائی ہے - جزاہ اللہ احسن الجزاء کلکتہ کے ایک نہایت مخلص دوست نے ۲۷ کاپیاں احمدیت اور ۱۲ ٹیچنگز آف اسلام کی بوڈاپسٹ ۱۲ احمدیت لنڈن اور ۵ ٹیچنگز آف اسلام لنڈن اور متعدد کاپیاں احمدیت و ٹیچنگز آف اسلام کی مجاہدین اٹلی و البانیہ کو بھیجی ہیں - احباب ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ تشریف لائے ہیں - انشاءاللہ ہر اتوار اور بدھ کی شام کو مونومنٹ میدان میں عام جلسے اور تقریریں ہوا کریں گی - برکات خلافت اور اس سے وابستگی کے فوائد پر مضامین احباب کو حسب موقع سنائے جاتے ہیں - نماز باجماعت کی تاکید و دیگر مسائل نماز بھی بتائے جاتے ہیں - احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے - کہ ہماری تبلیغی کوششوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں -

خاکسار - محمد شمس الدین نائب سیکرٹری تبلیغ و تربیت -

جماعت ہائے احمدیہ تحصیل راجوری کا پہلا جلسہ

۱۱ و ۱۲ رجولائی ۱۹۳۶ء کو شہر راجوری میں ایک جلسہ منعقد ہوا - دراصل یہ جلسہ ۲۷ رہاڑ کو شروع ہونا تھا چنانچہ ۲۷ رہاڑ کو جب جماعت احمدیہ کا ایک قافلہ شہر راجوری میں داخل ہوا - تو غیر احمدی صاحبان کے حواس باختہ ہوگئے - انہوں نے فوراً ایک ڈیپوٹیشن صوبیدار صاحب راجوری کے پاس اس غرض کیلئے بھیجا

۲۵ ویں سالگرہ کی خوشی میں رعایت

یکم اگست سے ۳۱ راگست تک تمام ادویات پونی قیمت پر ملیں گی - یہاں اصلی قیمتیں درج ہیں -

اگر آپکو ہماری مجرب و آزمودہ دواؤں سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملا تو آج ہی کارڈ بھیجکر فہرست دواخانہ منگائیں - خط لکھتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے -

جوہر عشبہ چوب چینی - خون صاف کرنے کی مشہور دوا ہے - اصل قیمت تین روپے

شربت مقوی اعصاب - مقویات کا شہنشاہ ہے - اصل قیمت چار روپے

انجیات خضری - ہر مرض کا سستا گھریلو علاج ہے - اصل قیمت ایک روپیہ

حب دافع جریان و احتلام - اعلیٰ درجہ کا اکسیری اور بے نظیر علاج ہے - اصل قیمت ایک روپیہ

نمک سلیمانی - ہاضمہ درست کرتا ہے اور تکلیف بدہضمی کا حکمی علاج - اصل قیمت ایک روپیہ

سرمہ ممیرا کرامانی - بینائی کو قوت دیتا ہے - اصل قیمت فی تولہ دو روپیہ

المشتہر دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما موچی دروازہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ احمدی یہاں فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ پونچھ اور کشمیر کا تازہ فساد انہوں نے ہی برپا کر رکھا ہے اب اس مشن کو لے کر یہاں آتے ہیں نقض امن کا سخت خطرہ ہے۔ اور ہماری مال و جان خطرے میں ہے چنانچہ اس بدحواسی سے صوبیدار صاحب راجوری دب گئے اور انہوں نے اپنی جگہ فیصلہ کر لیا۔ کہ جلسہ ہونے نہیں دیا جائے گا جب ہم اپنی قیام گاہ میں وارد ہوئے تو صوبیدار صاحب نے ہمارے مولوی صاحبان کو بلا کر اس بات کی درخواست کی۔ کہ حالات موجودہ کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ جلسہ نہ کریں ہم نے ان کی ایک نہ مانی۔ البتہ اپنی جماعت کی طرف سے نقض امن کی ضمانت مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ نے دی۔ اس کے بعد انہوں نے غیر احمدی صاحبان کا وفد منگایا۔ اور منصف صاحب راجوری کے پاس تصفیہ کے لئے چلے گئے۔ ان کے پاس جا کر غیر احمدی وفد نے بالکل غیر معقول عذرات تراشنے شروع کئے۔ جن کا جواب ہمارے وفد نے نہایت مدلل طور پہ دیا۔ آخر منصف صاحب جو نہایت شریف آدمی ہیں۔ انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ قانوناً ہم کسی کو بھی مذہبی اور تبلیغی ادارے قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔ غرض ۲۷ ہاڑ کو منادی کی گئی۔ اور مورخہ ۲۸ ہاڑ کو زیر صدارت مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ شالامار باغ میں جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل نے تین گھنٹہ تقریر کی۔ جس سے تمام احباب خوش ہوئے۔ دوسرا اجلاس شام کو چار بجے سے لے کر ۷ بجے تک ہوا اس میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے عقائد احمدیت پر روشنی ڈالی۔ اور مخالفوں کی مخالفت کی وجہ بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش کر کے نہایت نرمی اور محبت سے غیر احمدی صاحبان کی حرکات کی مذمت کی۔ چنانچہ حاضرین نے اندازہ لگایا کہ جماعت احمدیہ کا ہر لحاظ سے کیا معیار ہے۔ ہمارے اس جلسہ میں جناب منصف صاحب نائب تحصیلدار صاحب۔ صوبیدار صاحب کے علاوہ شہر کے دکاندار اور رئیسوں نے بھی شرکت کی۔

مورخہ ۲۹ ہاڑ کو ۸ بجے صبح اسی باغ میں خواجہ عبد الغفار صاحب ڈار کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ اور مولوی نعمت اللہ صاحب فاضل نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ماضی اور مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو قربانیاں کرنے کی تلقین کی۔ بعدہ صاحب صدر نے از روئے قرآن مجید صداقت حضرت مسیح موعود پر مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ اور دوسرا اجلاس ½ ۴ بجے پھر شروع ہوا۔ چونکہ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کو بخار ہو گیا تھا۔ اس لئے جلسہ میں شمولیت نہ فرما سکے۔ چنانچہ ان کی بجائے مولوی نعمت اللہ صاحب فاضل نے حیات مسیح۔ ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہایت عام فہم اور مدلل رنگ میں پیش کیا۔ اور بار بار چیلنج کیا کہ اگر ہمارے دلائل کی کوئی تردید کر دیگا تو اس کو نقد انعام دیا جائے گا۔ آپ کے بعد خواجہ صاحب نے تقریر کی۔ اور حاضرین کو مزید معلومات سے آگاہ کیا بالآخر تمام سامعین اور حکام راجوری کا شکریہ ادا کیا گیا۔ الحمد للہ۔ کہ باوجود مخالف حالات پیدا ہونے کے ہمارا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی سرانجام پایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج جلد سے جلد ظاہر فرمائے۔

خاکسار۔ محمد ثناء اللہ احمدی سکرٹری تبلیغ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ مسماۃ متاں بیوہ رہان ذات سیال سکنہ پیر سادادان تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۱-۸-۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجاسے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۳۷ء۔ دستخط:۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ انگرہ ولد برہانہ ذات ترگانہ سیال سکنہ بڈھی کوٹھی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۷-۱۰-۳۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہو۔ مورخہ ۱۲-۷-۳۷۔ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ غلام علی شاہ ولد حیدر شاہ ذات سید سکنہ ہرسہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۴-۱۰-۳۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۹-۶-۳۷ دستخط:۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ حق نواز ولد پہلوان ذات سیال رجبانا سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۱-۸-۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء دستخط: خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ محمود علی خان ولد عنایت محمد خان ذات بلوچ سکنہ دگری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۴-۱۱-۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸-۷-۳۷۔ دستخط: خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

198
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۴۸۳۶

منکہ کریم بی بی زوجہ چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جاٹ جھنگل زمیندار عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ نڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ رجون ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد زیور پھول طلائی قیمت ۳۰ روپے کے انعام طلائی ۳۰ چوڑیاں نقرئی ع٫۳ کی نقد ۳۰ ہیں۔ میں اپنے شوہر سے مہر وصول کر چکی ہوں۔ اسکے علاوہ میری منقولہ وغیر منقولہ اور کوئی جائداد نہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ بوقت وفات مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں میں اپنے حصہ وصیت کردہ سے کوئی رقم یا کل رقم داخل خزانہ مذکور کردوں تو وہ قابل ادا حصہ سے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد:۔ کریم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر شوہر موصیہ
گواہ شد:۔ (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال انسپکٹر صوبہ سندھ

قادیان کی آبادی میں بڑے موقعہ کی سکنی زمین

ایک ٹکڑا نو کنال جانب غربی متصل کوٹھی سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب دارالانوار کی بڑی سڑک پر دوسرا ٹکڑا ۵ کنال جانب شرقی متصل الفضل پریس قابل فروخت ہیں۔ اس ٹکڑے کے آگے راستہ موجود ہے۔ جو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کے پاس سے گزرتا ہے۔ قادیان کی آبادی کے ملحقہ ہے۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔

چوہدری غلام حسین سفید پوش حسن منزل محلہ دارالفضل قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں
(رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ۔ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ۔ دشمن کا بھی جہاں میں گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کرکے یہ دواخانہ حضور حکیم الامتہ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں۔ (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج وغم میں مبتلا ہیں۔ ان کیلئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور ومعروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خانصاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں
باسمہ سبحانہٗ

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں۔ جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے مگر کلیۃً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے جسقدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماءاللحم خاص فرسیو صاحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ یا ٹھنڈی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب وہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہوسکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

عنبرین
شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام ۔ ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع اور نتیجن اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضاء رئیسہ وارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے۔ اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلد ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی۔ **عنبرین** کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش وخرم محسوس کرنے لگیں گے صنفی کمزوری انفلوانیزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنیوالے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر وتازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے۔ ۳/۸ علاوہ محصول ڈاک۔

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل ودماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا۔ وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کرکے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر وتازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق واضطراب کم طاقتی کے لئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے چنانچہ سر کا چکرانا دماغ کا بھاری رہنا۔ دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ ودیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کے لئے ہم نہایت فخر کیساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب وہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۲ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے تین روپے بارہ آنہ (۳/۱۲)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۲ / اگست اطلاع مظہر ہے کہ ماہ جون میں اتحاد کانفرنس نے بمقام شملہ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم کی زیر صدارت جو قرارداد منظور کی تھی اس کے مطابق انہوں نے دو سب کمیٹیاں مرتب کی ہیں۔ ایک سب کمیٹی مذہبی اور نیم مذہبی معاملات پر غور کرے گی۔ اور دوسری دیگر فرقہ وارامور پر غور کریگی اس سلسلہ میں بیس دعوت نامے جاری کردئے گئے ہیں۔ دونوں کمیٹیوں کے اجلاس علی الترتیب ۱۷ / ۱۸ / اگست کو لاہور میں منعقد ہونگے۔

لکھنؤ ۲ / اگست - مسٹر ظہیر الحسن ممبر یوپی اسمبلی نے فلسطینی کمیشن کی رپورٹ پر بحث کرنے کے لئے یوپی کے اجلاس میں تحریک التوا پیش کی تھی لیکن گورنر نے اسے مسترد کردیا چنانچہ اسمبلی کے اجلاس کے آغاز سے پیشتر متعدد ارکان اسمبلی نے کونسل ہال کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔

ملتان ۲ / اگست - اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے پولنگ میں جس میں منشی ہری لال (کانگرس) اور شودیال مخالف امیدوار تھے۔ خاتون ووٹروں میں پولنگ سٹیشن پر ووٹ دیتے وقت خوب دھول دھپا ہؤا۔ چونکہ عورتوں کا معاملہ تھا۔ اس لئے پولیس نے بھی دخل نہ دیا۔ دھینگا مشتی میں ہال کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

تیرانا ۲ / اگست - البانیہ میں بغاوت کے سلسلہ میں حکومت نے سابق وزیر داخلہ اور دوسرے متعدد افسروں کو سزائے موت کا حکم دیا تھا اب مزید اطلاع مظہر ہے کہ البانوی ساحل پر واقعہ باغیوں کے خفیہ دفاتر پر پولیس نے چھاپے مارے اور ۳۰ کے قریب اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ جن میں چند ایک ذمہ دار افسر بھی ہیں۔ ان سے بعض ایسی دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کا بغاوت میں ہاتھ تھا۔

ٹانکن ۳ / اگست - گذشتہ چوبیس گھنٹوں سے شمالی چین میں قدرے سکون کی حالت رہی ہے۔ ملاقات کے دوران میں چین کے اعلیٰ افسروں نے بیان کیا کہ یہ محض ایک شدید جنگ کا پیش خیمہ ہے جوں جوں شمالی چین کے حادثات کی خبریں موصول ہورہی ہیں چین میں غم غصہ کی شدید لہر دوڑ رہی ہے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جب جاپانی افواج نے تنگچو کی تسخیر مکمل کرلی۔ تو ۳۸۰ جاپانی ساکنین میں سے صرف ۸۵ زندہ تھے باقیوں کو چینی پولیس نے تہ تیغ کردیا تھا۔ ٹوکیو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ تنگچو کے مقام پر چینی سپاہیوں نے دو سو کے قریب جاپانیوں اور کوریا کے باشندوں کو جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے قتل کردیا جنرل چیانگ کے شک اپنے سابق حریف جنرل یانی چنگسی کو ملنے کے لئے ہوائی جہاز پر روانہ ہوگیا۔ اس ملاقات کا مقصد یہ ہے کہ جاپان کے خلاف چین کی طرف سے ایک متحدہ محاذ قائم کیا جائے۔

لنڈن ۳ / اگست - ہسپانیہ کی سرکاری اور باغی حکومتوں کے نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ اب جب کہ جنگ ہسپانیہ کو دوسرا سال شروع ہؤا ہے۔ فریقین کو اپنی اپنی فتح کا یقین ہے۔ اور وہ شدید محاربہ وقتال کے ایک دوسرے دور کے لئے تیاریاں کررہے ہیں۔

لکھنؤ ۳ / اگست - پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے کل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ حکومت نے تمام محکمہ جات کو احکام جاری کردئے ہیں۔ کہ ہر لائق شہری کے لئے ملازمتوں کے دروازے کھلے ہیں نیز ہر شخص کو آزادی تحریر اور آزادی اجتماع کی کھلی اجازت ہوگی۔

جموں ۳ / اگست - جموں میں گاؤ کشی کے خلاف ہندوؤں کے خلاف شورش سے متاثر ہو کر حکومت نے تمام قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا ہے اور ہندوؤں اور سکھوں کے مطالبات منظور کرلئے ہیں۔ توہین عدالت کے سلسلہ میں جو پابندیاں عاید کی گئی تھیں وہ منسوخ کر دی گئیں اور جو احکام جاری کئے گئے تھے واپس لے لئے گئے ہیں۔ جن شرانگیز ہندوؤں کو ریاست سے نکل جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ بھی منسوخ کردیا گیا گویا حکومت نے ہندوؤں کے بیجا شوروغوغا کے سامنے پورے طور پر گھٹنے ٹیک دئے ہیں۔

جبل پور ۳ / اگست معلوم ہؤا ہے سی پی کے وزیر اعظم نے تمام سرکاری ملازموں کے نام احکام جاری کردئے ہیں کہ جہاں بھی وہ کانگرس کے جھنڈے کو لہراتا دیکھیں جھک جائیں۔ اور جہاں بھی بندے ماترم کا گیت گایا جائے کھڑے ہوجایا کریں۔

مدراس ۴ / اگست معلوم ہؤا ہے مدراس کی وزارت نے تمام سرکاری ملازموں کو ایک سرکلر بھیجا ہے جس میں ان سے دریافت کیا گیا ہے کہ کیا وہ صوبہ کی بہتری کے لئے اپنی تنخواہوں میں تھوڑی سی کمی منظور کریں گے۔

لکھنؤ ۳ / اگست - پنڈت گووند پنت ایم ایل اے نے یوپی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صوبہ میں پولیس کے سپاہیوں کی پگڑی کے لال رنگ کو زعفرانی رنگ میں بدل دیا جائے۔ تاکہ پولیس کو معلوم ہو۔ کہ اس کا اولین فرض عوام کی خدمت کرنا ہے۔

لاہور ۲ / اگست - آج پولیس نے یوپی کے ایک سیاسی کارکن کو جو چند دنوں سے لاہور آیا ہؤا تھا۔ پنجاب کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کرلیا ہے۔ ایک گھنٹہ تک مکان کی تلاشی لی گئی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ معلوم ہؤا ہے اسے شاہی قلعہ میں نظر بند رکھا جائیگا۔

لاہور ۳ / اگست محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ کے مطابق لاہور میں ماہ جولائی میں تپ دق اور تپ محرقہ اور دیگر بخاروں سے ساڑھے چار سو اشخاص طعمہ اجل ہوگئے۔

امرتسر ۳ / اگست - گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ۷ آنے ہے۔

شملہ ۳ / اگست - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ستمبر میں مجلس اقوام کا جو اجلاس منعقد ہونے والا ہے اس میں شمولیت کے لئے ہندوستان کی طرف سے حسب ذیل افراد نامزد کئے گئے ہیں۔ ہز ہائی نس سر آغا خان۔ سر ڈینس بریکے علاوہ ازیں دیوان بہادر پنڈت دھرم نرائن اور سر گووند پردھان زائد ارکان ہونگے

پشاور ۳ / اگست - ڈاکٹر گھوش نے سرحد اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے۔ کہ خان عبدالغفار خان کو صوبہ میں واپس آنے کی دعوت دی جائے

بمبئی ۲ / اگست "اکرا ایکل" کا نامہ نگار ادیس آبابا لکھتا ہے کہ مشہور حبشی جرنیل داس دستا ابھی تک زندہ ہے اور مغربی حبشہ کے چھ صوبوں پر اس نے حکومت قائم کرلی ہے۔ اطالویوں کی یہ خبر کہ راس دستا قتل کردیا گیا تھا غلط ہے۔ ایک فرانسیسی اخبار نویس نے بھی اس کی تائید کی ہے۔

کلکتہ ۲ / اگست - آج بنگال اسمبلی میں سوالات کے وقت کانگریسوں نے ہلڑ مچانے کی کوشش کی۔ انڈیمان کے بھوک ہڑتالی قیدیوں کے متعلق سوال کے جواب میں سر ناظم الدین وزیر داخلہ نے کہا۔ کہ گورنمنٹ ان قیدیوں کے متعلق اس وقت تک کوئی کارروائی کرنے کو تیار نہیں۔ جب تک وہ بھوک ہڑتال ترک نہ کریں۔ کانگرسی ارکان نے اس پر شوروغل مچانا شروع کردیا۔ جو کافی دیر تک جاری رہا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی